سورة المؤمنون مكية وهي مائة وثماني عشرة آية وست ركوعات	سورۂ مومنون مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں	**THE BELIEVERS** *Revealed at Mecca*
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (١)	بیشک ایمان والے رستگار ہو گئے (١)	1. Successful indeed are the believers,
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (٢)	جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں (٢)	2. Who are humble in their prayers,
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (٣)	اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں (٣)	3. And who shun vain conversation,
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ (٤)	اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (٤)	4. And who are payers of the poor-due;
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (٥)	اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (٥)	5. And who guard their modesty—
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (٦)	مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں (٦)	6. Save from their wives or the (slaves) that their right hands possess, for then they are not blameworthy.
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (٧)	اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں (٧)	7. But whoso craveth beyond that, such are transgressors—
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (٨)	اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں (٨)	8. And who are shepherds of their pledge and their covenant,
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (٩)	اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (٩)	9. And who pay heed to their prayers.
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (١٠)	یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں (١٠)	10. These are the heirs,
الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (١١)	(یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے۔ (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے (١١)	11. Who will inherit Paradise. There they will abide.
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (١٢)	اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے (١٢)	12. Verily We created man from a product of wet earth;
ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ (١٣)	پھر اس کو ایک مضبوط (اور محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا (١٣)	13. Then placed him as a drop (of seed) in a safe lodging;
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (١٤)	پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا۔ پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا۔ تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے (١٤)	14. Then fashioned We the drop a clot, then fashioned We the clot a little lump, then fashioned We the little lump bones, then clothed the bones with flesh, and then produced it as another creation. So blessed be Allah, the Best of Creators!
ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ (١٥)	پھر اس کے بعد تم مر جاتے ہو (١٥)	15. Then lo! after that ye surely die.
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (١٦)	پھر قیامت کے روز اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے (١٦)	16. Then lo! on the Day of Resurrection ye are raised (again).
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ (١٧)	اور ہم نے تمہارے اوپر کی جانب (سات آسمان) پیدا کئے اور ہم خلقت سے غافل نہیں ہیں (١٧)	17. And We have created above you seven paths, and We are never unmindful of creation.

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ
فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ
لَقَادِرُونَ ﴿١٨﴾

اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی
نازل کیا۔ پھر اُس کو زمین میں ٹھیرا دیا اور ہم اُس کے
نابود کر دینے پر بھی قادر ہیں ⑱

18. And We send down from the sky water in measure, and We give it lodging in the earth, and lo! We are able to withdraw it.

فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ
وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا
تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾

پھر ہم نے اُس سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں
کے باغ بنائے۔ ان میں تمہارے لئے بہت سے میوے پیدا
ہوتے ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے ہو ⑲

19. Then We produce for you therewith gardens of date-palms and grapes, wherein is much fruit for you and whereof ye eat;

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ
بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ﴿٢٠﴾

اور وہ درخت بھی (ہم ہی نے پیدا کیا) جو طورِ سینا میں پیدا ہوتا ہے (یعنی
زیتون کا درخت) کہ کھانے کیلئے روغن اور سالن لئے ہوئے اُگتا ہے ⑳

20. And a tree that springeth forth from Mount Sinai that groweth oil and relish for the eaters.

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم
مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ
وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٢١﴾

اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی عبرت (اور نشانی) ہے کہ جو اُن کے
پیٹوں میں ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں۔ اور تمہارے لئے
اُنمیں (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو ㉑

21. And lo! in the cattle there is verily a lesson for you. We give you to drink of that which is in their bellies, and many uses have ye in them, and of them do ye eat;

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

اور اُن پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو ㉒

22. And on them and on the ship you are carried.

سورۃ المؤمنون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ مومنون بھی مکی سورتوں میں شمار کی گئی ہے اور اسی سابق مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے ایمان لانے والوں کے اوصاف کا تذکرہ فرماتے ہوئے شروع ہوتی ہے کہ جنہیں ایمان نصیب ہوا وہ فلاح پا گئے کامیاب ہو گئے فلاح کا ترجمہ اُردو میں تو کامیابی ہی ہے مگر عربی زبان کے اعتبار سے اس کا معنیٰ بہت وسیع ہے۔ فلاح سے مکمل کامیابی مراد ہے۔ ہر کام میں ہر وقت اور ہر عالم میں۔ دنیا ہو دنیا کی تجارت۔ سیاست یا امورِ ذاتی ہر جگہ کامیاب موت کے لمحات ہوں یا برزخ کا عرصہ کامیاب۔ میدانِ حشر ہو یا آخرت کی زندگی کامیاب اور یہ کامیابی ایمان کا پھل ہے۔ رہا یہ سوال کہ دُنیا میں کون ہے جسے مصیبت سے گزرنا نہ پڑا ہو اور جس کی ہر خواہش پوری ہوئی

مومن کی پسند اور خواہش

ہو۔ انبیاءؑ اور صحابہؓ بھی تکالیف میں مبتلا رہے تو سمجھ لیا جائے کہ نبی ہو یا صحابی یا مومنِ کامل سب کی پسند اور طلب اللہ کی رضا اور اس کا قرب بن جاتا ہے۔ نبی تو ہوتا ہی کامل ہے۔ صحابی نبوت سے برکات و انورات حاصل کر کے اور مومن

ان کی اتباع سے وہ عظیم طلب پیدا کر لیتا ہے اور ایسے لوگوں پر بظاہر جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ کی رضا و قرب کا سبب بن کر فلاح ہی بن جاتی ہے لہٰذا مومن کے لیے ہر حال میں کامیابی مقدر ہے آگے اوصاف بیان ہوتے ہیں کہ مومن کیسا ہوتا ہے۔ پہلا وصف کہ عبادت میں اسے خشوع حاصل ہوتا ہے۔ خشوع قلب کا حال ہے جب قلب میں اللہ کا نام راسخ ہو جائے تو غیر اللہ کے خیال تک کے لیے گنجائش نہیں رہتی۔ بدن بھی سکون سے عبادت تب ہی کر سکتا ہے۔ دوسرا وصف یہ کہ عمر عزیز کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتے اور لایعنی امور میں اُلجھنے سے بچتے ہیں۔ غیر ضروری کاموں سے دُور رہتے ہیں۔ تیسرا وصف یہ کہ زکوٰۃ یعنی پاکیزگی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ بدنی اخلاقی اور مالی ہر طرح کی پاکیزگی کے لیے مسلسل محنت کرتے ہیں اور چوتھا وصف یہ کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور شہوات میں سے غالب تر حال میں بھی اللہ کا حکم نہیں بھولتے اور صرف بیوی یا جائز لونڈی سے جن کے ساتھ جمع ہونے میں کوئی قباحت نہیں اپنی حاجت پوری کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کسی بھی طرح سے شہوت پوری نہیں کرتے اور اپنی شرمگاہوں کو بچاتے ہیں۔ اس لیے کہ ان دو حلال راستوں کے علاوہ کسی بھی طرح سے شہوت پوری کرنے والے تو حد سے گزرنے والے ہوتے ہیں۔ اور مومن کا پانچواں وصف کہ یہ لوگ امانت دار اور وعدہ ایفا کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ امانت اور عہد، حقوق اللہ ہوں یا دنیا کی ذمہ داریاں اور حقوق العباد ان کو پورا کرنے میں اپنی پوری قوت پورے خلوص سے صرف کرتے ہیں اور اگلا وصف یہ کہ عبادات نہ صرف ادا کرتے ہیں بلکہ ان کی حفاظت کا حق ادا کرتے ہیں یعنی پورے اہتمام کے ساتھ اور پورے لوازمات کے ساتھ فرض، واجب، سنّت اور مستحب تک کا خیال رکھتے ہیں نیز دوسروں تک بھی پہنچاتے ہیں اور انہیں تبلیغ و تعلیم کر کے عبادات کی حفاظت کرتے ہیں۔ جنت تو ایسے لوگوں کی میراث ہے یعنی انہیں اس کا ملنا اس قدر یقینی جس قدر وارث کو میراث کا پہنچنا یقینی ہوتا ہے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ہر بننے والی شے کا ایک انجام اور نتیجہ ہوتا ہے۔ کوئی بھی شے بے مقصد نہیں بنائی جاتی تو پھر اگر یہ دارِ آخرت حساب کتاب اور جزا و سزا یہ انہیں یقین نہیں آتا تو کیا انسان کی حیات کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ بس پیدا ہوئے زندگی گذاری اور مر گئے جو کسی سے بن سکا اچھا یا بُرا کر گذرا اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اس کا جواب ارشاد ہوتا ہے ذرا انسانی تعمیر تو دیکھو کہ کارگاہ حیات کا سارا نظام سورج چاند ستارے بادل اور آسمان زمین پانی،

ہوائیں اور اللہ کے بے شمار فرشتے اس کام پر لگے ہیں۔

تخلیق انسانی اور اسلام نیز سائنس کی تحقیق

یہ سارا نظام چلتا ہے تو مٹی سے وہ جوہر اور خلاصہ حاصل ہوتا ہے جس سے انسانی وجود کی تعمیر مقصود ہوتی ہے اور ہر ذرہ کسی وجود کا مقدر ہوتا ہے جیسے مٹی سے مختلف اجناس پھلوں غذاؤں، دواؤں کی صورت ایک لمبے طریق کار سے گذار کر اس وجود تک پہنچایا جاتا ہے جس سے آگے کسی انسان کو پیدا ہونا ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو دستِ قدرت نے بنا کر یہ نظام ترتیب دے دیا کہ اس کے بعد ساری اولادِ آدم ایسے ہی بن رہی ہے اور اے مخاطب ذرا غور کر کہ کتنا بڑا نظام مٹی کو غذا بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے پھر وہ غذا باپ اور ماں دو میں الگ الگ جمع ہو رہی ہے غذا وہ کھاتے ہیں مگر نظامِ قدرت ان تک وہ اجزا پہنچاتا ہے جو ان کے وجود کا مقدر ہیں اور ساتھ وہ بھی جن سے اولاد پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے یہ دوسرے جا کر نطفہ بن کر محفوظ ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنے مقررہ وقت پر وہ نطفہ رحمِ مادر میں اپنی جگہ پاتا ہے پھر قدرت جمے ہوئے خون کے لوتھڑے میں تبدیل کر دیتی ہے پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اسی میں ہڈیاں بنتی ہیں اور ہر جوڑ اپنی جگہ پر آتا ہے۔ پھر وہ گوشت، ان ہڈیوں پر چڑھا دیا جاتا ہے کہ انسانی وجود مکمل ہو جاتا ہے پھر اسے ایک نئی صورت حیات عطا کر کے ایک نئی قسم کی مخلوق بنا دیا جاتا ہے یعنی اس میں روح پھونک کر اسے انسان کی صورت میں پیدا کر دیتا ہے۔ روح دو قسم کی ہے ایک روح حیوانی جو اعضاءِ انسانی کی تخلیق اور دورانِ خون کے اجزا سے لطیف بخارات کی صورت رگوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے اطباء اور فلاسفر روح کہتے ہیں مگر حقیقی روحِ انسانی کا تعلق عالمِ بالا سے ہے اور عالمِ

روح

ارواح سے لا کر اللہ کریم اپنی قدرت کاملہ سے وجودِ انسانی میں بسا دیتے ہیں اور روحِ حیوانی سے اس کا تعلق قائم کر دیتے ہیں۔ وہ کیا ہے یہ جاننا عقلِ انسانی کی رسائی سے بالاتر ہے۔ ہاں یہ حق ہے کہ اس کی تخلیق ابدان کی تخلیق سے بہت پہلے ہے ازل میں اسی پر سوال ہوا تھا "الست بربکم" یہی انسانی حیات کا سبب ہے اور اس کا ہی یہ تعلق جو باعثِ حیات ہے ختم ہو کر موت کہلاتا ہے۔ ذرا اس تمام عمل پر غور کرو اور دیکھو کہ اللہ کس قدر بہترین حسین، کامل و

خالق

قادر اور سارے بنانے والوں سے اعلیٰ و افضل خالق اور پیدا کرنے والا ہے اگرچہ خالق حقیقی صرف اللہ ہے جو کسی شے کا محتاج نہیں اور عدم سے وجود کو پیدا فرماتا ہے مگر لفظ خالق صنعت پر بھی

استعمال ہوتا ہے اور انسانی ایجادات کو بھی تخلیق کہہ دیا جاتا ہے جبکہ ان کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اشیاء کو مختلف انداز سے جوڑا تو ایک نئی شئے وجود میں آ گئی۔ تخلیق باری میں اور انسانی تخلیق میں اتنا فاصلہ ہے کہ قدرتی طور پر بننے والی ہر شئے کبھی انسانی ہاتھ نہیں بنا سکتے وہ ویسے ہی قدرتی انداز میں بنتی ہے خواہ وہ گھاس کا ایک تنکا ہی ہو اور یہ قرآن کریم کا بہت بڑا معجزہ اور اس کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے کہ وجودِ انسانی کی تعمیر جو رحمِ مادر میں ہوتی ہے اسلام نے سائنس سے چودہ سو سال پہلے بیان کر دی اور سائنس ٹکریں مار مار کر اب یہاں پہنچی ہے کہ صرف ان حقائق کا اقرار کر سکے۔ سبحان اللہ العظیم۔ اب یہ عمل فضول تو نہیں ہو سکتا کہ اس کے بعد تم سب کو موت آنی ہے۔ موت دنیا کی زندگی کا خاتمہ تو ہے انسان کا خاتمہ نہیں کہ اس کے بعد تمہیں پھر سے زندہ کیا جائے گا اور روزِ قیامت اپنے اپنے کردار کے نتائج پاؤ گے۔

دیکھو عظمت الٰہی نے تمہارے اوپر سات آسمان بنا کر ان میں اسبابِ حیات محرک بسا دیئے اور زندگی کے رستے بنا دیئے کہ آسمان حیاتِ دنیا کے لیے حکومتی مراکز ہیں اور ملائکہ وہیں سے احکام حاصل کر کے حیاتِ دنیا کا نظام چلاتے ہیں۔ اعمالِ انسانی اور دعائیں بھی ادھر ہی کو جاتی ہیں۔ یہ سب نظام اس خاطر بنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے اس کی ضروریات سے کبھی بے خبر تو نہیں دیکھو ہم نے کن بلندیوں سے پانی برسایا اس کے پیچھے کتنے عناصر کار فرما ہیں اور کتنی تبدیلیوں کے بعد وہ بارش کے قطرات کی صورت برستا ہے اور پھر کمالِ قدرت کہ قطرے بھی شمار کر کے برساتا ہے بے انداز نہیں برستے۔ جگہ بھی منتخب فرما کر وہاں برساتا ہے اور پھر ایسا قادر ہے کہ اسے زمین پر روک بھی دیتا ہے۔ کبھی برف کی صورت کبھی جھیل بنا کر کہیں زیرِ زمین جمع کر کے چشمے رواں کر دیتا ہے اگر اللہ چاہتے کہ جیسے برساتھا زمین پر رکے بغیر سب بہہ جاتا یا اللہ اس کو سرے سے ہی لے جائے تو قادر ہے مگر اپنے کرم سے تمہارے لیے اس کے سبب طرح طرح کے باغات اور پھول پھل اگا دیتا ہے۔ کھجور، انگور اور بے شمار دوسرے میوے جنہیں تم بہت شوق سے کھاتے ہو اور ایسے مبارک درخت اگا دیتا ہے جیسے وادیٔ سینا میں زیتون کہ اس کا پھل ایسے تیل سے بھرا ہوتا ہے جو بہترین سالن بھی ہے جسے ڈیڑھ ہزار برس قبل کتاب اللہ نے بہترین سالن کہا سائنس آج اسے دیسی گھی کا نعم البدل کہتی ہے کہ کلسٹرول اور روغنیات کی خون میں زیادتی کے مریض بھی کھایا کریں۔ یہ دیسی گھی سے زیادہ طاقت دیتا ہے اور خون میں سے ان مواددوں کو صاف کرتا اور

زیتون

گھٹاتا ہے۔ تمہارے لیے تو ایک ایک پالتو جانور عظمتِ الٰہی اور احسانِ باری تعالیٰ کی بہت بڑی دلیل ہے کہ ان کے
خون اور گوبر سے نکال کر بہترین دودھ تمہیں عطا فرماتا ہے پھر ان کا گوشت کھال بال اور ہڈیاں تک تمہارے کام
آتی ہیں وہ تمہارا مالِ تجارت بھی بن جاتے ہیں اور سواری بھی اور انہوں نے تمہیں سواریاں بنانے اور بحری جہاز
کا تصور دے کر کتنی خدمت کی ہے۔ پرندوں کو دیکھ کر ہوائی جہاز اور بحری جانوروں کو دیکھ کر بحری جہاز بنا لیے گئے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے
ان سے کہا کہ اے قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا
تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿۲۳﴾

23. And We verily sent Noah unto his folk, and he said: O my people! Serve Allah. Ye have no other god save Him. Will ye not ward off (evil)?

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ
يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ
مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی
جیسا آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اور اگر
خدا چاہتا تو فرشتے اتار دیتا۔ ہم نے اپنے اگلے باپ دادا
میں تو یہ بات کبھی سنی نہیں ﴿۲۴﴾

24. But the chieftains of his folk, who disbelieved, said: This is only a mortal like you who would make himself superior to you. Had Allah willed, He surely could have sent down angels. We heard not of this in the case of our fathers of old.

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا
بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

اس آدمی کو تو دیوانگی (کا عارضہ) ہے۔ تو اس کے بارے
میں کچھ مدت انتظار کرو ﴿۲۵﴾

25. He is only a man in whom is a madness, so watch him for a while.

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

(نوح نے) کہا کہ پروردگار انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد کر ﴿۲۶﴾

26. He said: My Lord! Help me because they deny me.

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ
فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ
اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

پس ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے سامنے اور ہمارے
حکم سے ایک کشتی بناؤ۔ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچے اور تنور (پانی سے
بھر کر) جوش مارنے لگے تو سب (قسم کے حیوانات) میں سے جوڑا جوڑا
(یعنی نر اور مادہ) دو دو کشتی میں بٹھا لو اور اپنے گھر والوں کو بھی۔
سوا ان کے جن کی نسبت ان میں سے (ہلاک ہونے کا) حکم پہلے (صادر) ہو چکا ہے
اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا۔ وہ ضرور ڈبو دیے جائیں گے ﴿۲۷﴾

27. Then We inspired in him, saying: Make the ship under Our eyes and Our inspiration. Then, when Our command cometh and the oven gusheth water, introduce therein of every (kind) two spouses, and thy household save him thereof against whom the Word hath already gone forth. And plead not with Me on behalf of those who have done wrong. Lo! they will be drowned.

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى
الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو خدا کا شکر
کرنا اور کہنا کہ سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے
ہم کو ظالم لوگوں سے نجات بخشی ﴿۲۸﴾

28. And when thou art on board the ship, thou and whoso is with thee, then say: Praise be to Allah Who hath saved us from the wrongdoing folk!

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ
خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور (یہ بھی) دعا کرنا کہ اے پروردگار ہم کو مبارک جگہ اتاریو
اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے ﴿۲۹﴾

29. And say: My Lord! Cause me to land at a blessed landing-place, for Thou art best of all who bring to land.

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾

بیشک اس (قصے) میں نشانیاں ہیں اور ہمیں تو آزمائش کرنی تھی ﴿۳۰﴾

30. Lo! herein verily are portents, for lo! We are ever putting (mankind) to the test.

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾

پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور جماعت پیدا کی ﴿۳۱﴾

31. Then, after them, We brought forth another generation;

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور انہی میں سے ان میں ایک پیغمبر بھیجا جس نے ان سے کہا کہ خدا ہی کی عبادت کرو کہ اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿۳۲﴾

32. And We sent among them a messenger of their own, saying: Serve Allah. Ye have no other god save Him. Will ye not ward off (evil)?

اسرار و معارف

ان روشن دلائل کے باوجود انسان کی بدنصیبی دیکھو کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم میں مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے گمراہی سے توبہ کر کے اللہ واحد ولاشریک کی عبادت کی طرف بلایا اور دلائل سے سمجھایا کہ اے قوم اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں لہٰذا غیر اللہ کی عبادت چھوڑ دو اور اللہ سے رشتہ استوار کرو مگر ان کی قوم کے کافر سردار کہنے لگے بھلا یہ کیسا نبی ہے لوگو تم سب کی طرح یہ بھی تو اوصافِ بشریت ہی سے متصف ہے بس یہ مذہب کا سہارا لے کر تم پر سیاسی غلبہ چاہتا ہے اور حکومت حاصل کرنا چاہتا ہے اگر اللہ کو پیغام دے کر بھیجنا ہوتا تو کسی فرشتے کو بھیجا ہوتا۔ یہ انسانوں ہی کا انسانوں کو اللہ کا پیغام پہنچانا کیسا؟ یہ تو ہم نے کبھی آباء و اجداد سے بھی نہیں سُنا۔ یعنی ایسا کبھی نہیں ہوا شاید یہ شخص کوئی پاگل ہے جو اس بہانے حکومت کے خواب دیکھ رہا ہے خیر اسے بھی چند روز برداشت کر لو یعنی آخر مر کھپ جائے گا گویا مطلق منہ موڑ لیا حتٰی کہ بات سننے کے روادار بھی نہ رہے تو انہوں نے دعا کی بارے الٰہا اب ان سے تصدیق کی امید نہیں اب تو ہی میری مدد فرما تو انہیں کشتی بنانے کا حکم دیا اور فرمایا ہماری ہدایات کے مطابق ہمارے روبرو یعنی جیسے جیسے بتایا جائے ایک بحری سفینہ

صنعت جہاز سازی

بنائیں اور جب عذاب الٰہی آنے لگے جو پانی کی صورت میں ان سب کے غرق کا سبب بن جائے گا۔ تنور میں سے پانی کا فوارہ پھوٹ نکلے گا یعنی یہ نشانی ہو گی تو تمام جانوروں کا جوڑا جوڑا اور اپنے تمام متبعین کو اس میں سوار کر لیجیے اور اب اس کے بعد کفار کے لیے مجھ سے نہ کہیے گا کہ اب ان سب کو غرق کر دیا جائے گا اور جب طوفان آئے اور آپ سب کشتی پہ اللہ کی حفاظت میں ہوں گے تو ان الفاظ میں شکر ادا کیجیے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ان ظالموں سے بچایا نیز دعا کیجیے

اللہ کی نعمتوں پر شکر مزید نعمتوں کے مانگنے کا سلیقہ بھی ہے

کہ اے رب کسی خوبصورت اور بابرکت زمین پر اتار کہ تو ہی بہترین منازل تک پہنچانے والا ہے۔ اس واقعہ میں اعمال پر ظاہر ہونے والے نتائج کس قدر سامنے ہیں اور یقین کر لو اللہ سب کے اعمال کا حساب لینے والے ہیں

پھر اس بربادی کے بعد ہم نے معمورۂ عالم کو نئی اقوام سے آباد کر دیا یعنی عاد و ثمود وغیرہ اور انسان پھر غافل ہو گیا حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام ان میں پھر مبعوث فرمائے گئے جنہوں نے اللہ سے رشتہ استوار کرنے کی دعوت دی۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا	تو اُن کی قوم کے سردار جو کافر تھے اور آخرت کے آنے کو
وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ	جھوٹ سمجھتے تھے اور دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ	آسودگی دے رکھی تھی کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے
مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ	جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے
وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾	اور جو (پانی) تم پیتے ہو اسی قسم کا یہ بھی پیتا ہے ﴿٣٣﴾
وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ	اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو
إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾	گھاٹے میں پڑ گئے ﴿٣٤﴾
أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا	کیا یہ تم سے یہ کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے اور
وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾	استخوان (کے سوا کچھ نہ رہیگا) تو تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے؟ ﴿٣٥﴾
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾	جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (بہت) بعید اور (بہت) بعید ہے ﴿٣٦﴾
إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ	زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ (اسی میں) ہم مرتے
نَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾	اور جیتے ہیں اور ہم پھر نہیں اٹھائے جائیں گے ﴿٣٧﴾
إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ	یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے خدا پر جھوٹ افترا کیا
كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾	ہے اور ہم اس کو ماننے والے نہیں ﴿٣٨﴾
قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾	(پیغمبر نے) کہا کہ اے پروردگار انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد کر ﴿٣٩﴾
قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾	فرمایا کہ یہ تھوڑے ہی عرصے میں پشیمان ہو کر رہ جائیں گے ﴿٤٠﴾
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ	تو اُن کو (وعدہ) برحق (کے مطابق) زور کی آواز نے آ پکڑا
غُثَاءً فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾	تو ہم نے اُن کو کوڑا کر ڈالا پس ظالم لوگوں پر لعنت ہے ﴿٤١﴾
ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ﴿٤٢﴾	پھر اُن کے بعد ہم نے اور جماعتیں پیدا کیں ﴿٤٢﴾
مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾	کوئی جماعت اپنے وقت سے نہ آگے جا سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے ﴿٤٣﴾

33. And the chieftains of his folk, who disbelieved and denied the meeting of the Hereafter, and whom We had made soft in the life of the world, said: This is only a mortal like you, who eateth of that whereof ye eat and drinketh of that ye drink.

34. If ye were to obey a mortal like yourselves, ye surely would be losers.

35. Doth he promise you that you, when ye are dead and have become dust and bones, will (again) be brought forth?

36. Begone, begone, with that which ye are promised!

37. There is naught but our life of the world; we die and we live, and we shall not be raised (again).

38. He is only a man who hath invented a lie about Allah. We are not going to put faith in him.

39. He said: My Lord! Help me because they deny me.

40. He said: In a little while they surely will become repentant.

41. So the (Awful) Cry overtook them rightfully, and We made them like as wreckage (that a torrent hurleth). A far removal for wrongdoing folk!

42. Then after them We brought forth other generations.

43. No nation can outstrip its term, nor yet postpone it.

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّمَا جَاءَ
أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم
بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا
لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾

پھر ہم پے در پے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے جب کسی امت کے پاس
اُس کا پیغمبر آتا تھا تو وہ اُسے جھٹلا دیتے تھے۔ تو ہم بھی بعض کو
بعض کے پیچھے (ہلاک کرتے اور اُن پر عذاب) لاتے رہے اور ان کے
افسانے بناتے رہے پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن پر لعنت ﴿۴۴﴾

44 Then We sent our messengers one after another. Whenever its messenger came unto a nation they denied him; so We caused them to follow one another (to disaster) and We made them by-words. A far removal for folk who believe not!

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ
بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں
اور دلیل ظاہر دے کر بھیجا ﴿۴۵﴾

45. Then We sent Moses and his brother Aaron with Our tokens and a clear warrant,

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا
قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾

(یعنی) فرعون اور اُسکی جماعت کی طرف۔ تو انہوں نے تکبر کیا
اور وہ سرکش لوگ تھے ﴿۴۶﴾

46. Unto Pharaoh and his chiefs, but they scorned (them) and they were despotic folk.

فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا
لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾

کہنے لگے کہ کیا ہم اُن اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان
لے آئیں اور اُن کی قوم کے لوگ ہمارے خدمتگار ہیں ﴿۴۷﴾

47. And they said: Shall we put faith in two mortals like ourselves, and whose folk are servile unto us?

فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾

تو اُن لوگوں نے اُنکی تکذیب کی سو آخر ہلاک کر دیے گئے ﴿۴۸﴾

48. So they denied them, and became of those who were destroyed.

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تاکہ وہ لوگ ہدایت
پائیں ﴿۴۹﴾

49. And We verily gave Moses the Scripture, that haply they might go aright.

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَ
آوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾ ع

اور مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور انکی ماں کو (اپنی) نشانی بنایا تھا اور انکو ایک اونچی جگہ پر
جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں نتھرا ہوا پانی جاری تھا پناہ دی تھی ﴿۵۰﴾

50. And We made the son of Mary and his mother a portent, and We gave them refuge on a height, a place of flocks and water-springs.

اسرار و معارف

تو ان میں سے بھی سردارانِ قوم جن پر اللہ کے احسانات دوسروں کی نسبت زیادہ تھے اور جو دُنیا میں بہت مزے سے تھے حتیٰ کہ اپنی عیش میں آخرت کو یوں بھولے کہ اس کا انکار کر دیا۔ کہنے لگے یار یہ بھی تو ایک بندہ بشر ہی ہے ویسے ہی زندگی کی ضروریات اس کی ہیں جیسے کسی دوسرے بشر کی کھاتا پیتا ہے۔ اب بھلا تم اپنے جیسے بندے کی

بندہ اور اللہ کا بندہ

اطاعت کرو گے یہ تو بڑی گھاٹے کی بات ہے یعنی بندے کو انہوں نے اوصافِ بشریت سے پرکھا حالانکہ یہ تو سب میں یکساں ہوتی ہیں۔ بندے کی پرکھ تو اس کی وفا ہے کہ وہ کس سے وابستہ اور کس کا بندہ ہے۔ خواہشات کا، دُنیا کا یا اللہ کا بندہ کہ اللہ کی طرف سے عنایات

سب پر ہیں۔ دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ بندے نے کس کی غلامی اپنائی ہے۔ اگر بندہ اللہ کا بندہ ہے تو اس کی بات ماننا بھلا بندے کی بات کیسے ہوئی وہ تو بات ہی اللہ کی ہے کہ وہ اپنی تو نہ کہے گا اللہ کی بات ہی کہے گا اور انبیاءؑ سے بڑھ کر کون اللہ کا بندہ ہو گا۔ چونکہ وہ خود تو آخرت کے یقین سے خالی تھے ہی دوسروں سے بھی کہنے لگے بھلا یہ تم سے عجیب بات نہیں کہتا کہ جب تم مر جاؤ گے اور تمہارے وجود گل سڑ جائیں گے ہڈیاں بکھر کر گوشت پوست مٹی ہو جائے گا تو تمہیں دوبارہ زندہ ہونا پڑے گا۔ بھلا یہ تو ہو ہی نہیں سکتا یہ ناممکن بات ہے بس میاں یہی دُنیا کی زندگی ہی سب کچھ ہے اور یہ مرنا جینا سب سامنے ہے جو مرکر خاک ہوئے وہ نہ جی سکیں گے اور یہ سب کچھ انہیں اپنی دانست میں

عذاب و ثواب قبر اور حیات برزخ کا انکار بھی اسی انکار ہی کا ایک حصّہ ہے

ناممکن نظر آتا تھا۔ لطف یہ کہ اللہ کو بھی اپنے انداز سے مانتے ضرور تھے جب ہی تو کہنے لگے یہ شخص جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ تو اللہ پر جھوٹ باندھ رہا ہے۔ بھلا ہم اس کی بات کیوں مانیں گے ہم ہرگز نہ مانیں گے حالانکہ اپنی پیدائش ان کے بھی تو سامنے تھی جو قدرتِ باری کی کس قدر مضبوط دلیل تھی۔ یہی حال دورِ حاضر کے ان انکار کرنے والوں کا ہے کہ جو عذاب و ثواب قبر اور حیاتِ برزخ کا انکار کرتے ہیں اور اللہ پہ ایمان بھی رکھتے ہیں مگر مشکل یہ نظر آتا ہے کہ کوئی جل گیا کوئی ڈوب مرا کسی کو درندے کھا گئے تو بندے کو برزخ میں عذاب و ثواب تو ممکن نہیں لگتا اور جب عذاب و ثواب برزخ اور قبر کا کتاب اللہ اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث ماننا ہی پڑا تو ایک اور ٹھوکر کھائی کہ برزخ میں ایک نیا وجود جسے وجودِ مثالی کہتے ہیں روح کو عطا ہو کر عذاب و ثواب پائے گا۔ واہ کیا بات ہے۔ بھلا جو وجود نہ دنیا میں آیا نہ اسے حکم ملا نہ اس کی طرف رسول آیا نہ اس نے کفر کیا نہ اطاعت تو اُسے عذاب و ثواب کس بات کا۔ حق یہ ہے بدن کتنی شکلیں تبدیل کرے مادی ذرات ہی کی صورت میں رہتا ہے۔ اور روحِ انسانی کا تعلق حیاتِ دنیا کا ختم ہونا ہے کلی طور پر ختم نہیں ہوتا لہٰذا جب برزخ میں روح کو عذاب یا ثواب پہنچے تو بدن اپنا حصّہ پاتا ہے۔ بدن کا ہر ذرہ جہاں بھی ہو جس حال میں بھی ہو کافر ہو یا مشرک ہر حال آگ سے حصّہ پاتا ہے جیسے آلِ فرعون کہ ارشاد ہوتا ہے غرق ہوئے اور آگ میں داخل ہو گئے یا ان کو صبح و شام آگ پہ سینکا جاتا ہے تو یہ صرف روحیں غرق نہ ہوئی تھیں انسان روح اور بدن سمیت تھے۔ مومن کی روح کا رشتہ بدن

سے مضبوط اور شہید کا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے وہ مرا ہی نہیں اور زندہ ہے اور اس پر کتاب و سنّت کے دلائل کے ساتھ مشاہدات و تجربات بھی درجہ تواتر کو پہنچے ہیں اور پھر انبیاءؑ کی ارواح کا مسکن بھلا ان کے ابدان سے اعلیٰ کہاں ہوگا ہاں حیاتِ دُنیا کا وقت ختم ہوکر برزخ میں پہنچے تمام احکام برزخ ہی کے ہوں گے مگر ان کی حیات متغیّر نہیں ہوتی ویسی ہی رہتی ہے اور اسی حالت کو حیات النبی کہا جاتا ہے۔

چنانچہ انبیاءؑ نے تھک کر اللہ کو پکارا کہ اے رب اے ضرورتوں کو پورا کرنے والے اب تیری ہی مدد کی ضرورت ہے۔ ان کا انکار حد سے بڑھ چکا ہے تو ارشاد ہوا اب ان کے دن تھوڑے ہیں دیکھو گے کہ کسی رات کا کل انہیں دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور انہیں سخت پچھتانا پڑے گا۔ سو ان پر بہت سخت جھنگھارتا ہوا عذاب مسلط ہو گیا اور اس نے انہیں خس و خاشاک کی طرح سے کچل دیا۔ اللہ کی مار ہو کافروں پر اور ہمیشہ اس کے کرم سے دُور اور محروم ہو گئے۔

پھر ان کے بعد نئی اقوام سے دنیا آباد ہوئی جو اپنے اپنے انجام کو پہنچیں اور کوئی قوم بھی اللہ کریم کے مقرر کردہ وقت کو ٹال سکی نہ تبدیل کر سکی۔ سب کو دعوت دی گئی ہدایت کی طرف بلایا گیا اور پے بہ پے رسول بھیجے گئے جنہوں نے ایمان قبول کیا اپنی منزل پائی اور جن اقوام نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی اور اپنے جیسے بندوں کی اطاعت کر لی اور خود ہی بعض دوسروں کے راہنما بن گئے تو اللہ کریم نے بھی ان پر ایسی ایسی ہلاکت مسلط کی کہ زمانے میں صرف ان کے فسانے رہ گئے اور وہ اوراقِ ماضی کا قصّہ پارینہ بن گئے جیسے مشہور واقعہ جو ان لوگوں کے علم میں بھی ہے کہ فرعون اور اس کے اُمراء و متبعین کی طرف موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہیں علمی و عقلی دلائل عطا کئے، معجزات عطا فرمائے مگر آگے سے فرعونیوں نے اکڑ دکھائی کہ ان کے سروں میں اقتدار کا نشہ سمایا ہوا تھا تو کہنے لگے کیا اب ہم اپنے جیسے دو بندوں کے پیچھے چلیں گے جو حیثیت میں ہماری برابری کا بھی نہیں سوچ سکتے اور جن کی ساری قوم ہماری غلام ہے بھلا ان کی حیثیت کیا ہے چنانچہ انکار پر ڈٹ گئے اور تباہ و برباد ہو گئے ورنہ یقیناً موسیٰ علیہ السلام تو ان کے پاس اللہ کی کتاب لائے تھے کہ انہیں ہدایت نصیب ہو اور ایمان لا کر اللہ کی رضا حاصل کریں۔ ان کی بعثت کا مقصد فرعونیوں کی ہلاکت تو نہ تھا

عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو کس قدر بڑا معجزہ بخشا وہ بغیر والد کے پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ نے بغیر کسی مرد کو دیکھے اولاد حاصل کی جو نورِ نبوت سے مزیّن تھی۔ پھر انہیں تمام مشکلات سے بچا کر ایک اُونچی زمین

پر جگہ دی جہاں بہترین رہائش اور صاف پانی تھا۔ ان کا پیدا ہونا کلام کرنا ہی بہت بڑا معجزہ تھا مگر اس کے علاوہ بھی بہت معجزات عطا ہوئے۔

يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (۵۱)

اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل نیک کرو۔ جو عمل تم کرتے ہو میں اُن سے واقف ہوں (۵۱)

51. O ye messengers! Eat of the good things, and do right. Lo! I am Aware of what ye do.

وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ (۵۲)

اور یہ تمہاری جماعت (حقیقت میں) ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو مجھ سے ڈرو (۵۲)

52. And lo! this your religion is one religion and I am your Lord, so keep your duty unto Me.

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (۵۳)

پھر اُنہوں نے آپس میں اپنے کام کو متفرق کر کے جدا جدا کر دیا جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اس سے خوش ہو رہا ہے (۵۳)

53. But they (mankind) have broken their religion among them into sects, each sect rejoicing in its tenets.

فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ (۵۴)

تو اُن کو ایک مدت تک ان کی غفلت ہی میں رہنے دو (۵۴)

54. So leave them in their error till a time.

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ (۵۵)

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو دنیا میں اُن کو مال اور بیٹوں سے مدد دیتے ہیں (۵۵)

55. Think they that in the wealth and sons wherewith We provide them,

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ (۵۶)

(تو اس سے) اُنکی بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں (۵۶)

56. We hasten unto them with good things? Nay, but they perceive not.

إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ (۵۷)

جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہیں (۵۷)

57. Lo! those who go in awe for fear of their Lord,

وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ (۵۸)

اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں (۵۸)

58. And those who believe in the revelations of their Lord,

وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ (۵۹)

اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ شریک نہیں کرتے (۵۹)

59. And those who ascribe not partners unto their Lord,

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (۶۰)

اور جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور اُنکے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ اُن کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۶۰)

60. And those who give that which they give with hearts afraid because they are about to return unto their Lord,

أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ (۶۱)

یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے اور یہی اُن کیلئے آگے نکل جاتے ہیں (۶۱)

61. These race for the good things, and they shall win them in the race.

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (۶۲)

اور ہم کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس کتاب ہے جو سچ سچ کہہ دیتی ہے اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائیگا (۶۲)

62. And We task not any soul beyond its scope, and with Us is a Record which speaketh the truth, and they will not be wronged.

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ (۶۳)

مگر انکے دل ان (باتوں) کی طرف سے غفلت میں (پڑے ہوئے) ہیں اور انکے سوا اور اعمال بھی ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں (۶۳)

63. Nay, but their hearts are in ignorance of this (Qur'an), and they have other works, besides, which they are doing;

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ (۶۴)

یہاں تک کہ جب ہم نے اُن میں سے آسودہ حال لوگوں کو پکڑ لیا تو وہ اُس وقت تلملا اٹھیں گے (۶۴)

64. Till when We grasp their luxurious ones with the punishment, behold! they supplicate.

65. Supplicate not this day! Assuredly ye will not be helped by Us.	آج مت چلاؤ تم کو ہم سے کچھ مدد نہیں ملے گی (۶۵)	لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ (۶۵)
66. My revelations were recited unto you, but ye used to turn back on your heels,	میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں اور تم اُلٹے پاؤں پھر پھر جاتے تھے (۶۶)	قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ (۶۶)
67. In scorn thereof. Nightly did ye rave together.	اُن سے سرکشی کرتے. کہانیوں میں مشغول ہوتے اور بیہودہ بکواس کرتے تھے (۶۷)	مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ (۶۷)
68. Have they not pondered the Word, or hath that come unto them which came not unto their fathers of old?	کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا یا اُنکے پاس کوئی ایسی چیز آئی ہے جو اُنکے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی (۶۸)	اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ (۶۸)
69. Or know they not their messenger, and so reject him?	یا یہ اپنے پیغمبر کو جانتے پہچانتے نہیں اس وجہ سے اُن کو نہیں مانتے ؟ (۶۹)	اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (۶۹)
70. Or say they: There is a madness in him? Nay, but he bringeth them the Truth; and most of them are haters of the Truth.	کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے سودا ہے (نہیں) بلکہ وہ اُن کے پاس حق کو لیکر آئے ہیں اور اُنمیں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں (۷۰)	اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ (۷۰)
71. And if the Truth had followed their desires, verily the heavens and the earth and whosoever is therein had been corrupted. Nay, We have brought them their Reminder, but from their Reminder they now turn away.	اور اگر (خدائے برحق) اُن کی خواہشوں پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں سب درہم برہم ہو جائیں بلکہ ہم نے اُن کے پاس اُن کی نصیحت (کی کتاب) پہنچا دی ہے اور وہ اپنی (کتاب) نصیحت سے مُنہ پھیر رہے ہیں (۷۱)	وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ (۷۱)
72. Or dost thou ask of them (O Muhammad) any tribute? But the bounty of thy Lord is better, for He is best of all who make provision.	کیا تم اُن سے (تبلیغ کے صلے میں) کچھ مال مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کا مال بہت اچھا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۷۲)	اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (۷۲)
73. And lo! thou summonest them indeed unto a right path.	اور تم تو اُن کو سیدھے رستے کی طرف بلاتے ہو (۷۳)	وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۷۳)
74. And lo! those who believe not in the Hereafter are indeed astray from the path.	اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ رستے سے الگ ہو رہے ہیں (۷۴)	وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ (۷۴)
75. Though We had mercy on them and relieved them of the harm afflicting them, they still would wander blindly on in their contumacy.	اور اگر ہم اُن پر رحم کریں اور جو تکلیفیں اُنکو پہنچ رہی ہیں وہ دُور کر دیں تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں (اور) بھٹکتے (پھریں) (۷۵)	وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۷۵)
76. Already have We grasped them with punishment, but they humble not themselves unto their Lord, nor do they pray,	اور ہم نے اُن کو عذاب میں بھی پکڑا تو بھی اُنہوں نے خدا کے آگے عاجزی نہ کی اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں (۷۶)	وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ (۷۶)
77. Until, when We open for them the gate of extreme punishment, behold! they are aghast thereat.	یہاں تک کہ جب ہم نے اُن پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا تو اُس وقت وہاں نا اُمید ہو گئے (۷۷)	حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ (۷۷)

اسرار و معارف

اور تمام رسولوں کو اللہ نے ایک طریقِ حیات عطا فرما کر حکم دیا کہ پاکیزہ اور نفیس چیزیں کھاؤ اور اللہ کے بتائے ہوئے قواعد پر عمل کرو کہ میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہوں۔ یہ قوم جس کی طرف تم مبعوث ہوئے ہو تمہاری جماعت ہے جو ایک ہے اور متفق و متحد ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں لہٰذا میری عظمت کو ہر حال میں پیشِ نظر رکھو۔

غذا اور عمل

یہاں انبیاؑ و رُسُل کو ارشاد فرما کر تمام قوموں کو ایک اصولی ضابطہ بتایا گیا ہے کہ حلال اور پاکیزہ غذا سے توفیقِ عمل نصیب ہوتی ہے اور اگر غذا ہی حلال نہ ہو تو نیک عمل کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ اگر کبھی لے تو قبول نہیں ہوتا۔ صاحبِ نظر لوگوں کا ارشاد ہے کہ اسّی فیصد تعمیر غذا سے پندرہ فیصد ماحول سے اور پانچ فیصد تربیت سے ہوتی ہے اور غذا کے حلال ہونے کی بنیادی شرط اس کا طریقِ حصول ہے کہ معروف ذرائع سے حاصل کی جائے اور پھر شریعت کے حکم کے مطابق استعمال میں لائی جائے۔

نیز تمام ادیان میں ایک متفقہ لائحہ عمل دیا گیا جس کے اصول ہمیشہ ایک تھے۔ ہاں فروعات کا مدار فہمِ انسانی پر ہے لہٰذا مجتہدین کا فروعی اختلاف محض کہنے کو اختلاف ہوتا ہے حقیقی اختلاف وہ ہے جو اصولوں کو تقسیم کر دے یا نقصان پہنچائے جیسے توحید و رسالت یا کتاب و آخرت کے بارے عقیدوں میں اختلاف اور ایسے اختلافات ہر امت میں دین کو نقصان پہنچانے والوں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے طلب گاروں نے پیدا کیے اور دین و ملت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جو کچھ جس کے ہاتھ لگا اسی پر خوش ہو گیا کہ کچھ بیروکار تو مل گئے اور عیش کرنے کا موقع ملا۔ ساتھ میں دین پر چلنے کی شہرت بھی مگر ایسے لوگوں کا انجام بڑا خراب ہوتا ہے کہ دینِ حق ہی باقی رہتا ہے باطل اپنے ماننے والوں سمیت تباہ ہو جاتا ہے اگرچہ وقتی طور پر انہیں کچھ دنیاوی فائدے بھی حاصل ہوں تو انہیں اس وقت تک ان کے حال میں مست رہنے دیجئے اور اسی غلط فہمی کا اسیر رہنے دیں کہ انہیں مال و دولت اور اولاد و بیروکار مل رہے ہیں۔ شاید ان پر بڑا انعام ہو رہا ہے اور اللہ ان سے بہت خوش ہے۔ ہرگز نہیں یہ تو شعور ہی سے عاری ہیں کہ اللہ کی خوشنودی سے اللہ کا قرب اور اطاعت نصیب ہوتی ہے۔ مال و دولت تو کافر کے پاس بھی ہوتا ہے مگر ایسے لوگ جن پر اللہ کریم راضی ہوتے ہیں اور جنہیں اس کا قرب نصیب ہوتا ہے وہ تو اس کی محبت

اللہ کی رضامندی اور قربِ الٰہی کی نشانی

کے اس قدر اسیر ہو جاتے ہیں کہ اس کی معمولی ناراضگی کے خوف سے بھی لرز جاتے

ہیں اور اس کی نازل کردہ باتوں پر دل کی گہرائیوں سے یقین حاصل کر لیتے ہیں اور کبھی سوال نہیں پیدا ہوتا کہ اس کی صفات میں کسی کو اس جیسا سمجھیں اور اس کے علاوہ کسی سے امید وابستہ کریں اور اللہ نے انہیں جو دیا ہے وہ اسی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مال، اولاد، جان اقتدار عقل و خرد غرض ہر نعمت کو اللہ ہی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے قلوب تک لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ میرے اعمال حقیر اور بے حیثیت اس کی ذات بہت عظیم اور بلند بھلا میں کیسے اس کی بارگاہ میں حاضری دے سکوں گا جبکہ مجھے ہر حال واپس اسی کے حضور جانا ہے اور وہ نیکی کی طرف لپکتے ہیں اور انہیں کوئی خدشہ اور وسوسہ نیک کام کرنے میں متامل نہیں کرتا بلکہ دوسروں سے پہلے پہنچتے ہیں اور ہاں یہ بھی سن لیجئے کہ جو کام بندے کے بس کا نہ ہو ہم اسے وہ کرنے کا حکم ہی نہیں دیتے نہ اس کے بارے میں اس سے باز پرس ہو گی اور نامۂ اعمال تو ہمارے پاس ہے جو بندے کی استعداد کا بھی اور عمل بھی سامنے رکھ دے گا۔ سچ سچ اور کھرا کھرا لہٰذا کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہرگز نہ ہو گی۔

قلب کی مدہوشی

اور منکرین کے دل ہی مدہوش ہو گئے اور جب کیفیات قلبی سے محروم ہوئے تو اُلٹے کاموں میں پڑ گئے یہاں تک کہ بُرائی اور غلط کاری ان کا اوڑھنا بچھونا بن گئی اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آخر ایک روز یہ سب بڑے بڑے بھی پکڑے جائیں گے اور جب اللہ کا عذاب انہیں اپنی گرفت میں لے گا تب چلائیں گے تو ارشاد ہو گا کہ مت چلاؤ اب تمہیں عذابِ الٰہی سے کوئی نہیں چھڑا سکتا کہ جب تم کو اللہ کے احکام اور اس کے ارشادات سنائے جاتے تھے تو تم اُلٹے بھاگتے تھے اور اکڑتے تھے کہ ہم اس کی پرواہ نہیں رکھتے اور یہ محض قصے کہانیاں ہیں نیز بیہودہ بکواس اور یاوہ گوئی اختیار کرتے تھے۔ یہ حال مشرکینِ مکہ نے

توہین آمیز کلمات ہمیشہ کی محرومی کا باعث

دنیا میں بدر ہی میں دیکھ لیا اور برزخ میں بھی بھگت رہے ہیں اور قیامت کو بھگتیں گے۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے اہلِ مکہ بلکہ بدر میں مخالف لڑنے والوں میں بھی ایسے خوش نصیب تھے جنہیں بعد میں اسلام نصیب ہوا اور شرف صحابیت سے نوازے گئے مگر یہ وہ لوگ تھے جو اگرچہ ایمان نہ لائے تھے مگر بد کلامی نہ کرتے تھے۔ جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بد کلامی کی انہیں کبھی توبہ نصیب نہ ہوئی اور یہی بد کلامی انہیں عذاب الٰہی میں پھنسانے کا سبب بن گئی لہٰذا اہلِ اللہ

سے اگر اتفاق نہ بھی ہو تو انہیں بُرا بھلا نہ کہا جائے گا اور بات شرافت سے اور ایک حد میں رہتے ہوئے کی جائے ورنہ ہمیشہ کی محرومی کا ڈر ہوتا ہے۔

کیا ان بدبختوں نے دعوت پر غور ہی نہیں کیا کہ اس میں کس قدر دلائل عقلیہ بھی اور نقلیہ بھی موجود تھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کوئی ایسا انوکھا واقعہ تھا جس سے پہلے سے واقف نہ ہوں اور انہیں یہ پتہ نہ ہو کہ اللہ کی طرف سے انبیاؑ مبعوث فرمائے جاتے رہے ہیں یعنی یہ خوب جانتے ہیں یا ان کا خیال ہے کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہنی حالت صحیح نہیں تو کیا ایسے لوگوں کی باتیں، اتنی قیمتی اور بے مثال ہوتی ہیں بھلا۔ بلکہ آپ تو ان کے پاس حق لائے ہیں۔ ہاں ان کے مزاج اتنے بگڑ چکے ہیں کہ حق کو قبول ہی نہیں کر پاتے ورنہ کیا یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے نہیں کیا یہ ان کے حسب ونسب اور حیاتِ عالی سے بے خبر ہیں۔ یہ خوب جانتے ہیں مگر مانتے نہیں ان کے دل کی تباہ شدہ حالت دیوار بنی ہوئی ہے اور مانیں گے کیا یہ تو چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین ان کی خواہشات کو مانیں۔ انہیں یہ بھی شعور نہیں کہ اگر اللہ بھی ان کے شعور سے ماننے لگے تو نظام کائنات تباہ ہو جائے اور ارض وسما کی ہر شے نیست ونابود ہو جائے۔ یہ اسی کو زیبا ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے انہیں تو چاہیے تھا کہ اللہ کی طرف سے بھیجے جانے والی نعمت کی قدر کرتے اور اسے دل وجان سے قبول کرتے مگر یہ بدنصیب تو اس کا نام تک لینے سے بیزار ہیں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بدلہ میں مال و دولت مانگ رہے ہیں یا دین پر انہیں کچھ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ ہرگز نہیں مال و دولت تو پروردگار ہی کا بہتر ہے جو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ یہاں ثابت ہے کہ انبیاؑ کبھی دین کو

تبلیغ دین اور چندے

چندوں پہ نہیں پھیلاتے بلکہ حصول رزق کی اُمید اپنے رب سے وابستہ رکھتے ہیں اور جائز وحلال ذرائع سے رزق حاصل کرتے ہیں لہٰذا علمائے حق کو بھی معروف ذرائع اختیار کر کے رزق پیدا کرنا چاہیے نہ کہ محض چندوں پہ عمر بسر کر دی جائے۔

آپ تو نہایت پیار اور خوبصورتی سے بہت ہی سیدھے راستے کی طرف بُلاتے ہیں اور جن کی سمجھ میں بات نہیں آتی وہ آخرت کا انکار کرتے ہیں خود انہی کی عقل الٹ ہو گئی ہے اور وہ راہِ حق سے دُور ہو گئے ہیں۔ جب کبھی مصیبت میں پھنستے ہیں اور اللہ ان پر رحم کر دے۔ انہیں دنیا کی مصیبت سے نجات دے تو پھر اپنی شرارت ہی میں لگ

جاتے ہیں بلکہ برائی میں اور آگے بڑھ جاتے ہیں جیسے اہلِ مکہ کو بدر میں سزا ملی پھر ان پر قحط مسلط ہو گیا تو خدمت عالی میں حاضر ہو کر دعا کے طالب ہوئے ۔ آپ صلی اللہ علیہ کی دُعا سے قحط رفع ہوئے تو پھر جنگ کی تیاری میں لگ گئے مگر کب تک آخر بہت سخت عذاب میں پکڑے جائیں گے جو اس قدر شدید ہو گا کہ انہیں منت سماجت کرنے اور گڑگڑانے کا ہوش بھی نہ رہے گا گویا آسمان سے بلاؤں کا دروازہ کھل جائے گا جو انہیں ہر طرح اپنی لپیٹ میں لے لیں گی اور یہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾

اور وہی تو ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم کم شکر گزاری کرتے ہو ﴿٧٨﴾

78. He it is Who hath created for you ears and eyes and hearts. Small thanks give ye!

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾

اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا اور اسی کی طرف تم جمع ہو کر جاؤ گے ﴿٧٩﴾

79. And He it is Who hath sown you broadcast in the earth, and unto Him ye will be gathered.

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾

اور وہی ہے جو زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کا بدلتے رہنا اسی کا تصرف ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ ﴿٨٠﴾

80. And He it is Who giveth life and causeth death, and His is the difference of night and day. Have ye then no sense?

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾

بات یہ ہے کہ جو بات اگلے (کافر) کہتے تھے اسی طرح کی (بات) یہ کہتے ہیں ﴿٨١﴾

81. Nay, but they say the like of that which said the men of old;

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾

کہتے ہیں کہ جب ہم مر جائینگے اور مٹی ہو جائینگے اور استخوان (بوسیدہ کے سوا کچھ نہ رہیگا) تو کیا ہم پھر اٹھائے جائینگے؟ ﴿٨٢﴾

82. They say: When we are dead and have become (mere) dust and bones, shall we then, forsooth, be raised again?

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾

یہ وعدہ ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا چلا آیا ہے (اجی) یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ﴿٨٣﴾

83. We were already promised this, we and our forefathers. Lo! this is naught but fables of the men of old.

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾

کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) زمین اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) کس کا مال ہے ﴿٨٤﴾

84. Say: Unto Whom (belongeth) the earth and whosoever is therein, if ye have knowledge?

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾

جھٹ بول اٹھیں گے کہ خدا کا۔ کہو کہ پھر تم سوچتے کیوں نہیں ﴿٨٥﴾

85. They will say: Unto Allah. Say: Will ye not then remember?

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾

(ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا کون مالک ہے اور عرش عظیم کا (کون) مالک (ہے)؟ ﴿٨٦﴾

86. Say: Who is Lord of the seven heavens, and Lord of the Tremendous Throne?

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾

بیساختہ کہہ دینگے کہ (یہ چیزیں) خدا ہی کی ہیں کہو کہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں ﴿٨٧﴾

87. They will say: Unto Allah (all that belongeth). Say: Will ye not then keep duty (unto Him)?

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾

کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) وہ کون ہے جسکے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اُسکے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا ﴿٨٨﴾

88. Say: In Whose hand is the dominion over all things and He protecteth, while against Him there is no protection, if ye have knowledge?

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾

فوراً کہہ دینگے کہ (ایسی بادشاہی تو) خدا ہی کی ہے کہو تو پھر تم پر جادو کہاں سے پڑ جاتا ہے؟ ﴿٨٩﴾

89. They will say: Unto Allah (all that belongeth). Say: How then are ye bewitched?

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾
مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ
مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ
وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ
اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾ۙ
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع ٥

بات یہ ہے کہ ہم نے انکے پاس حق پہنچا دیا ہے اور (یہ) جو بت پرستی کئے جاتے ہیں (بےشک) جھوٹے ہیں ﴿٩٠﴾
خدا نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اُس کے ساتھ
کوئی اور معبود ہے ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوقات
کو لے کر چل دیتا اور ایک دوسرے پر غالب آجاتا۔ یہ لوگ
جو کچھ (خدا کے بارے میں) بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے ﴿٩١﴾
وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے اور (مشرک) جو اسکے ساتھ
شریک کرتے ہیں (اسکی شان) اس سے بلند ہے ﴿٩٢﴾

90. Nay, but We have brought them the Truth, and lo! they are liars.
91. Allah hath not chosen any son, nor is there any God along with Him; else would each God have assuredly championed that which he created, and some of them would assuredly have overcome others. Glorified be Allah above all that they allege !
92. Knower of the Invisible and the visible! and exalted be He over all that they ascribe as partners (unto Him) !

اسرار و معارف

بھلا جس وجود پہ تمہیں ناز ہے اور جس عقل و خرد سے بحث کرتے ہو یہ تم کہاں سے لائے ہو۔ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے کان پیدا فرمائے یعنی تمہیں سننے کی قوت بخشی ۔ دیکھنے کی طاقت دی اور تمہارے سینے میں دل اور اس کے اندر اثرات و کیفیات پیدا کرنے کا جذبہ سمو دیا ۔ یہ اس کے کتنے بڑے بڑے احسانات تھے مگر اے انسانو تم میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اس کا شکر ادا کرتے ہوں یا اے بنی آدم تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو لیکن یہ یاد رکھو اسی ذاتِ کریم نے تمہیں زمین پہ آباد کر رکھا ہے ۔ اپنی زندگی کو دیکھو تمہارے ہر لمحے پہ اس کی قدرت کاملہ کی گرفت تمہیں پتہ دیتی ہے کہ تمہیں واپس اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے تم بھاگ نہیں سکتے وہ ذات ہے جو زندگی بھی دیتی ہے اور موت بھی وارد کرتی ہے اور وہی شب و روز یعنی سارے نظامِ کائنات کا بنانے اور چلانے والا ہے تم اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ اس نظام میں تم اس سے چھپ ہی نہیں سکتے مگر یہ تو محض پہلوں کی بات سن کر وہی کہنے لگ گئے اور خود سوچنے یا سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی اور کہہ دیا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے اور گلی سڑی ہڈیاں بن جائیں گے تو پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ یہ اور اس طرح کی باتیں ہمارے ساتھ بھی ہوتی ہیں اور پہلے ہمارے آباء و اجداد سے بھی ایسا کیا جاتا رہا پھر آج تک ایسا ہوا تو نہیں یہ محض کہنے کی باتیں اور قصّے کہانیاں ہیں ۔ قبل ازیں ولادتِ انسانی کے مراحل کو زیرِ بحث لا کر یہ ثابت فرمایا گیا ہے کہ پہلی بار کی پیدائش میں کس طرح سے ذرات جمع ہو کر اور مختلف پیچیدہ مراحل سے

گذر کر انسانی جسم بنتا ہے اور پھر روح ڈال کر اُسے پیدا کر دیا جاتا ہے۔ وہ قادر مطلق، دوسری بار بھی زندہ کر دے گا جبکہ دوسری بار اجزائے بدن پہلے کی طرح منتشر نہیں ہو سکتے۔ یہاں استدلال کا دوسرا رنگ اختیار فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اُن سے پوچھیے بھلا یہ زمین یہ جہاں اور جو کچھ اس میں ہے مادہ ہے یا انرجی ان سب کا مالک کون ہے تمہارے خیال کے مطابق یہ کس کی ملکیت ہیں تو یقیناً کہیں گے اللہ کی تو فرمایئے کہ تم یہ بھی نہیں سوچ سکتے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اچھا زمین سے بالا آسمان اور آسمانوں کی دنیا یا آسمانی قوتیں اور عرشِ عظیم ان سب کا بنانے والا انہیں قوتیں اور مختلف اوصاف عطا کرنے والا اور ان کا مالک کون ہے کہیں گے اللہ کہ اس بات کا اقرار کرنا انسان کی مجبوری ہے اور تمام عقلی اور نقلی دلائل بالآخر ایک ہی ہستی کے مالک ہونے پر متفق ہیں مشرکین محض اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے شریکِ کار شامل کرتے رہتے ہیں تو جب یہ سب قوتیں اس کی مخلوق اور اسی کے تابع ہیں تو تم اس عظیم ہستی سے کیسے بگاڑ سکتے ہو کیوں اس کی اطاعت کر کے اس کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے بھلا یہ تو بتاؤ کہ کائنات کا ہر ذرہ اور کائنات کی ہر طاقت کس کی محکوم ہے اور کون ہے جو اگر چاہے تو تمام طاقتوں کی گرفت سے کسی کو محفوظ کر لے مگر اس کی گرفت سے دو عالم کی کوئی طاقت چھڑا نہ سکے اور سب قوتوں کی تاثیر بدل جائے۔ کیا تمہیں ان حقائق کے بارے کچھ علم ہے تو انہیں کہنا پڑے گا کہ صرف اللہ کہ کائنات کی ہر قوت ہر ذرہ ہر جھونکا اور ہر کرن اسی کے بنائے ہوئے نظام میں اسی کی تابعداری کرتی نظر آتی ہے تو کیسے پھر تم پر کون سا جادو چل گیا کہ اس کی بارگاہ کو چھوڑ کر اور اس کی اطاعت سے منہ موڑ کر تباہی کے راستے پر گامزن ہو ؟

یہ احسانِ باری ہے کہ اللہ نے انہیں حق اور سچائی کا راستہ تمام دلائل کے ساتھ پہنچایا مگر یہ لوگ جو انکار کر رہے ہیں یہ جھوٹے ہیں اور انہوں نے اپنی طرف سے اللہ کے جو شریک گھڑ رکھے ہیں سب جھوٹ ہے اللہ کا کوئی بیٹا نہیں وہ اس بات سے بہت بلند ہے۔ اس کی سلطنت میں اور نہ اس کے حکم میں اس کا کوئی حصہ دار ہے اگر ایسا ہوتا اور ایک سے زیادہ معبود اور حاکم ہوتے تو ان کے احکام بھی کبھی تو مختلف ہو جاتے اور نظام عالم بگڑ جاتا۔ اشیاء ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتیں لیکن ایسا نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ اکیلا حکم دینے والا ہے اور پاک ہے ان باتوں سے جو ان لوگوں نے گھڑ رکھی ہیں۔ وہ ہر ظاہر و پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور انہوں

نے جو اس کے شریک گھڑ رکھے ہیں انہیں تو خود اپنی ذات کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔ اللہ ان سب باتوں سے بہت ہی بلند ہے۔

قُلْ رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ﴿٩٣﴾

(اے محمدؐ) کہو کہ اے پروردگار جس عذاب کا ان (کفار) کو وعدہ ہو رہا ہے اگر تو میری زندگی میں ان پر نازل کر کے مجھے بھی دکھائے ﴿۹۳﴾

93. Say: My Lord! If Thou shouldst show me that which they are promised.

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٩٤﴾

تو اے پروردگار مجھے (اس سے محفوظ رکھیو اور) ان ظالموں میں شامل نہ کیجیو ﴿۹۴﴾

94. My Lord! then set me not among the wrongdoing folk!

وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ ﴿٩٥﴾

اور جو وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں ہم تم کو دکھا کر ان پر نازل کرنے پر قادر ہیں ﴿۹۵﴾

95. And verily We are Able to show thee that which We have promised them.

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ﴿٩٦﴾

اور بری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو اور یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے ﴿۹۶﴾

96. Repel evil with that which is better. We are best Aware of that which they allege.

وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ﴿٩٧﴾

اور کہو کہ اے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ﴿۹۷﴾

97. And say: My Lord! I seek refuge in Thee from suggestions of the evil ones,

وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ﴿٩٨﴾

اور اے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ موجود ہوں ﴿۹۸﴾

98. And I seek refuge in Thee, my Lord, lest they be present with me,

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ﴿٩٩﴾

(یہ لوگ اسی طرح غفلت میں رہیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جائے گی تو کہے گا کہ اے پروردگار مجھے پھر دنیا میں واپس بھیج دے ﴿۹۹﴾

99. Until, when death cometh unto one of them, he saith: My Lord! Send me back,

لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٠٠﴾

تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہو گا (اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہو گا) اور ان کے پیچھے برزخ ہے (جہاں وہ) اس دن تک کہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے (رہیں گے) ﴿۱۰۰﴾

100. That I may do right in that which I have left behind! But nay! It is but a word that he speaketh; and behind them is a barrier until the day when they are raised.

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿١٠١﴾

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے ﴿۱۰۱﴾

101. And when the trumpet is blown there will be no kinship among them that day, nor will they ask of one another.

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٢﴾

تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں ﴿۱۰۲﴾

102. Then those whose scales are heavy, they are the successful.

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿١٠٣﴾

اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ﴿۱۰۳﴾

103. And those whose scales are light are those who lose their souls, in hell abiding.

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴿١٠٤﴾

آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے ﴿۱۰۴﴾

104. The fire burneth their faces, and they are glum therein.

أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾

کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں (نہیں)، تم ان کو سنتے تھے اور (جھٹلاتے تھے) ﴿۱۰۵﴾

105. (It will be said): Were not My revelations recited unto you, and then ye used to deny them?

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا

اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری کمبختی غالب ہو گئی اور

106. They will say: Our Lord! Our evil fortune con-

قَوْمًا ضَآلِّينَ ﴿١٠٦﴾	ہم رستے سے بھٹک گئے ﴿۱۰۶﴾	quered us, and we were erring folk.
رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَٰلِمُونَ ﴿١٠٧﴾	اے پروردگار ہم کو اس میں سے نکال دے۔ اگر ہم پھر (ایسے کام) کریں تو ظالم ہوں گے ﴿۱۰۷﴾	107. Our Lord! Oh, bring us forth from hence! If we return (to evil) then indeed we shall be wrong-doers.
قَالَ اخْسَـُٔوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿١٠٨﴾	(خدا) فرمائے گا کہ اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ﴿۱۰۸﴾	108. He saith: Begone therein, and speak not unto Me.
إِنَّهُۥ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِى يَقُولُونَ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّٰحِمِينَ ﴿١٠٩﴾	میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تُو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ﴿۱۰۹﴾	109. Lo! there was a party of My slaves who said: Our Lord! We believe, therefor forgive us and have mercy on us for Thou art best of all who show mercy;
فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰٓ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِى وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿١١٠﴾	تو تم اُن سے تمسخر کرتے رہے یہاں تک کہ اُنکے پیچھے میری یاد بھی بھول گئے۔ اور تم (ہمیشہ) اُن سے ہنسی کیا کرتے تھے ﴿۱۱۰﴾	110. But ye chose them for a laughing-stock until they caused you to forget remembrance of Me, while ye laughed at them.
إِنِّى جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوٓا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿١١١﴾	آج میں نے اُن کو اُن کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہ کامیاب ہو گئے ﴿۱۱۱﴾	111. Lo! I have rewarded them this day forasmuch as they were steadfast; and they verily are the triumphant.
قَٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿١١٢﴾	(خدا) پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے برس رہے؟ ﴿۱۱۲﴾	112. He will say: How long tarried ye in the earth, counting by years?
قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّينَ ﴿١١٣﴾	وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے ﴿۱۱۳﴾	113. They will say: We tarried but a day or part of a day. Ask of those who keep count!
قَٰلَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١٤﴾	(خدا) فرمائے گا کہ (وہاں) تم (بہت ہی) کم رہے۔ کاش تم جانتے ہوتے ﴿۱۱۴﴾	114. He will say: Ye tarried but a little if ye only knew.
أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾	کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ ﴿۱۱۵﴾	115. Deemed ye then that We had created you for naught, and that ye would not be returned unto Us?
فَتَعَٰلَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾	تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے) اونچی ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک ہے ﴿۱۱۶﴾	116. Now Allah be exalted, the True King! There is no God save Him, the Lord of the Throne of Grace.
وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ الْكَٰفِرُونَ ﴿١١٧﴾	اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اُس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے ﴿۱۱۷﴾	117. He who crieth unto any other god along with Allah hath no proof thereof. His reckoning is only with his Lord. Lo! disbelievers will not be successful.
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّٰحِمِينَ ﴿١١٨﴾ ع	اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ﴿۱۱۸﴾	118. And (O Muhammad) say: My Lord! Forgive and have mercy, for Thou art best of all who show mercy!

—o—

اسرار و معارف

آپ یہ دعا کیجئے کہ ایمان دار بندے یہ سیکھ لیں کہ اے اللہ جب میرے سامنے ان پر عذاب آئے اور تیری

گرفت میں آئیں تو اے میرے پروردگار مجھے ان ظالموں سے الگ رکھیے گا اور ان پر آنے والے عذاب سے محفوظ فرمائیے گا اس لیے کہ ہمیں قدرت حاصل ہے کہ ان سے عذاب کے وعدے کیے جارہے ہیں وہ پورے کردیں اور آپ کو بھی دکھادیں چنانچہ کفار پر مکہ میں مختلف عذاب وارد ہوئے پھر میدان میں انہیں شکست ہوئی اور روئے زمین پر مسلسل شکست ہوتی چلی گئی اور اللہ کریم نے دنیا میں جن عذابوں سے خبردار کیا تھا وہ واقع ہو کر رہے۔

کفار و مشرکین سے الگ رہنا ضروری ہے

یہاں واضح ہے کہ مومن شکل و صورت وضع قطع میں بھی کفار سے الگ اپنی پہچان رکھتا ہے کہ عقیدے اور عمل میں اس کا راستہ جدا ہے پھر اس سے بھی خطا ہو سکتی ہے تو دعا کرے کہ اللہ مجھے کفار کے ساتھ عذاب میں شامل نہ فرمانا بلکہ میرے قصور معاف فرما اور یہ اس قدر ضروری ہے کہ اس دعا کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا جو معصوم ہیں خطا کا امکان نہیں اور رحمتِ مجسم ہیں مگر دعا تعلیم فرما کر یہ بتادیا گیا کہ سب مسلمانوں کو ہر حال میں کفار سے الگ اسلامی تشخص برقرار بھی رکھنا ہے اور ان سے الگ رہنے کی دعا بھی کرتا رہے اور جب تک انہیں مہلت مل رہی ہے اور ان پر عملاً عذاب واقع نہیں ہو رہا آپ ان کی برائی کا جواب اپنے خوبصورت اور نرم رویہ سے دیجیے کہ برائی کا جواب برائی سے دیا جائے تو وہ بڑھتی ہے جبکہ آپ کی شان اسے مٹانا ہے۔ ہاں وہ کس قدر زیادتی کرتے ہیں اور آپ کی شان میں کس قدر گستاخ ہیں۔ یہ ہمارے علم میں ہے یعنی اس کا بدلہ انہیں قدرت سے ملے گا اور غصے میں جذبات بھڑک اُٹھتے ہیں تو شیطان کے لیے اپنی

غصہ اور شیطان سے بچنے کی دُعا

بات ڈالنا آسان ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں اللہ سے دعا کی جائے کہ اے اللہ میں شیطان کی مداخلت سے تیری پناہ کا طالب ہوں بلکہ میری گذارش تو یہ ہے کہ شیطان کو مجھ سے دور رکھ اور اسے میرے قریب بھی نہ آنے دے چہ جائیکہ وہ وسوسے ڈالنے لگے یہ دعا غصہ کی حالت میں پڑھی جائے تو غصہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور جن لوگوں کو وساوس آتے ہوں وہ پڑھا کریں تو نجات نصیب ہوتی ہے نیز بعض حضرات کے نزدیک یہ آیات جہاد کے حکم سے منسوخ ہو گئیں مگر ایسا نہیں یہ آیات حسنِ خلق کا حکم دے رہی ہیں جیسے اسلام نے عین حالت جنگ میں بھی باقی رکھا کہ عورت یا بچے کو قتل نہ کیا جائے۔ معابد نہ اجاڑے جائیں۔ فصلوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

مذہبی لوگ جو جنگ میں شامل نہیں ہوتے انہیں قتل نہ کیا جائے۔ قیدیوں سے حُسنِ سلوک مفتوح اقوام کے حقوق یہ سب اسلام کا حُسن خلق ہی تو ہے جہاد جنگ نہیں بلکہ برائی کو مٹانے کی کوشش کا نام ہے جس کا اپنا حسُن ہے۔

اور کفار کا حال تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آتا ہے یعنی برزخ نظر آنے لگتا ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں تب انہیں آخرت کا یقین آجاتا ہے پھر اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمیں واپس جانے دے یعنی دنیا کی زندگی میں پلٹنے دے کہ ہم ایمان لائیں اور تیری اطاعت کے کام کریں۔ یہ سب تو ہم نے چھوڑ رکھا تھا۔ اب اس کی اہمیت کا اندازہ ہوا آپ مہربانی کیجئے اگر مرنے والے کو دیکھا جائے تو وہ موت سے کتنی دیر پہلے سب سے کٹ کر ایک طرف ہی متوجہ ہو جاتا ہے اور ظاہراً ابھی سمجھ آتی ہے کہ اب اس کی توجہ صرف آخرت کی جانب لگی ہے اور کفار پر تو کئی روز پہلے یہ حال طاری ہو جاتا ہے اللہ معاف فرمائے بعض تو مہینوں موت کی دہلیز پہ لٹکے رہتے ہیں فرمایا جب آخرت منکشف ہو گئی تو اب واپسی کیسی یہ ہرگز نہیں ہو سکتا یہ تو محض ایک بات ہے جو وہ کیے جا رہے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں اب ان کو برزخ ہی میں داخل ہونا ہے جو ان کے روبرو ہے جہاں قیامِ قیامت تک سب کو رہنا ہے۔ دنیا اور قیامِ قیامت کے درمیان عالمِ برزخ کہلاتا ہے جسے ایک انتظار گاہ کہا جا سکتا ہے مگر وہاں بھی ہر آدمی کی ایک حیثیت ہے۔ نیک و بد کو اس کی حیثیت کے مطابق ہی رکھا جاتا ہے۔ پھر جب دوبارہ صُور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہو گی سب اُٹھ کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے تو کفر کی نامُرادی کا یہ عالم ہو گا کہ کوئی کسی رشتے اور نسب کی پرواہ کرے گا نہ حال پوچھے گا کہ سب اپنی اپنی مصیبت میں اس قدر پھنسے ہُوئے ہوں گے کہ دوسروں کو بھُول جائیں گے۔ ہاں یہ حال کفار کا ہے مومنین کا آپس میں ملنا ایک دوسرے کی شفاعت اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا یہ سب ثابت ہے اور جن کے اعمال کے وزن ہونے کے وقت نیکی کا پلڑا بھاری ہوا وہی کامیابی کو پہنچیں گے اور جن کا نیکی کا پلڑا کم پڑ گیا اور بدی کا پلڑا بھاری ہو گیا وہ سخت نقصان میں رہے اس لیے کہ وہ دوزخ میں جائیں گے جہاں انہیں ہمیشہ رہنا ہو گا۔ مفسرین کرام نے کتاب اللہ کی دوسری آیات سے استدلال فرما کر لکھا ہے کہ نیکی کا پلڑا بھاری

مومن و کافر کے اعمال کا وزن

ہونے کا معنی یہ ہے مومن کی برائی کا پلڑا سرے سے خالی ہوگا کہ اس سے گناہ بھی سرزد ہو تو توبہ کرتا ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ نماز سے معاف ہوتے ہیں اور ہر حال میں اللہ کو یاد کر کے معافی کا طلبگار رہتا ہے لہٰذا اس کا بدی کا پلڑا خالی ہوگا اور کافر کی کوئی نیکی قبول ہی نہیں ہوتی کہ اگر کوئی نیک کام بھی کرے تو اپنی پسند سے کرتا ہے اور دنیا کے فائدے کے لیے کرتا ہے کہ نہ وہ اللہ سے ایمان رکھتا ہے نہ آخرت سے لہٰذا اس کا نیکی کا پلڑا خالی ہوگا اور وہ جہنم میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ ہاں مومنین میں نماز کے تارک یا ذکرِ الٰہی سے غافل لوگ اگر گناہ لے جائیں گے تو ان کی مثال زنگ کی سی ہوگی اور انہیں جہنم میں وہ زنگ اتارنے کو داخل ہونا پڑے گا پھر بھی آخر نجات پائیں گے مگر کفار تو ہمیشہ رہیں گے جہاں آگ ان کے حُلیے بگاڑ دے گی اور جل بھُن کر شکلیں مسخ ہو کر ڈراونی ہو جائیں گی۔ اُوپر کے ہونٹ اوپر اور نیچے کے نیچے کو لٹک جائیں گے تب زور زور سے چلائیں گے تو ارشاد ہوگا کیا تمہارے سامنے میری آیات پیش نہ کی گئیں، یقیناً تمہیں حق کی دعوت پہنچی مگر تم تو اس کی تکذیب کرتے تھے اور ٹھکرا دی تم نے تو کہیں گے اے پروردگار یہ ہماری بدبختی اور شقاوت یعنی دل کی گناہوں کے باعث سختی کا نتیجہ تھا کہ ہم گمراہ ہو گئے اور حق کو نہ اپنایا۔ اے ہمارے رب یعنی وہاں مانیں گے کہ رب صرف اللہ ہے دنیا میں بے شمار لوگوں سے امیدیں وابستہ تھیں اب سمجھے کہ حق کیا ہے۔ سو اے ہمارے رب ہمیں اس جہنم سے نکال کر پھر سے دُنیا میں بھیج دیکھ ہم کس طرح غلامی کرتے ہیں اگر ہم پھر اسی کے حقدار ٹھہرے تو پھر قصوروار ہم ہی ہوں گے تو ارشاد ہوگا جاؤ جہنم میں ذلیل ہوتے رہو اور آئندہ کبھی مجھے مت پکارو۔ بات کرنے کی کوشش بھی نہ کرو العیاذ باللہ یہ بہت سخت عذاب کی حالت ہوگی کہ اس کے بعد اہلِ جہنم بات تک کرنے سے محروم ہو جائیں گے اور ایک دوسرے پر بھی صرف بھونکیں گے تب انہیں کہا جائے گا کہ دُنیا میں میرے ایسے

اہل اللہ کا احترام ضروری ہے

بندے بھی تو تھے جو مجھے وہاں اپنا رب مان کر دُعا کرتے تھے کہ ہمارے پروردگار ہم تیری ذات وصفات پر یقین رکھتے ہیں بندے ہیں خطا ہو جاتی ہے ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہم پر رحم فرما کہ تو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے تو تم ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ ان کی توہین کرتے تھے جس کی سزا یہ ملی کہ تمہیں میری

یاد ہی بھول گئی تم کو میرا ذکر تک کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور تمہاری ساری عمر کا حاصل صرف یہ رہا کہ میرے مقبول بندوں کا مذاق اڑایا کیے۔ آج تمہارے سامنے میں ان کو عزت وعظمت دوں گا تمہاری ایذا اور مشکلات حیات میں انہوں نے جو صبر کیا اس کا انعام دوں گا اور انہیں اپنے کرم سے سرفراز کروں گا بھلا یہ تو سوچو کہ دُنیا کی زندگی تھی ہی کتنی کہ تم پر اطاعت کرنا بھاری ہو گیا تھا تو کہہ اٹھیں گے دن بھر رہی ہو گی یا کم و بیش لے اللہ حساب جاننے والوں سے پوچھ ہمیں اس کا حساب بھی یاد نہیں آرہا تو ارشاد ہو گا واقعی تم بہت ہی تھوڑا عرصہ رہے کہ آخرت کی کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی کے مقابل اس کی کوئی حیثیت نہیں بنتی اگر تم جانتے اور جاننے کی کوشش کرتے تو بات ایسی ہی تھی مگر تم نے یہ سوچ لیا تھا کہ شاید تمہیں پیدا کرنے کا کوئی مقصد ہی نہیں اور یہ سارا نظام محض عبث ہے اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو گا اور نہ تمہیں واپس ہماری بارگاہ میں حاضر ہونا ہو گا مگر یاد رکھو اللہ اس بات سے بہت بلند ہے کہ وہ کوئی شے عبث پیدا فرمائے۔ وہ حقیقی بادشاہ ہے اور اس کا ہر فعل حق ہے ہرگز عبث نہیں ہو سکتا۔ اس کی ذات اتنی عظیم ہے کہ کوئی اس کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ وہ اکیلا عبادت کا مستحق ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے یعنی کاروبار حیات کا سب سے بڑا دفتر اسی اکیلے کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ لہٰذا جو لوگ بھی اس کے علاوہ کسی کی پوجا کرتے ہیں ان کے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں اور انہیں پروردگارِ عالم کے حضور اس بات کا حساب بھی دینا ہو گا جہاں کافر کو کبھی کامیابی نہ مل سکے گی اور آپ یہ دعا کیا کیجئے کہ میرے رب مجھے معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما کہ تُو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ الحمد للہ سورہ مؤمنون کی تفسیر تمام ہوئی۔